اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۸۳۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرونِ ہند ۱۰ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرونِ ہند ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۲ | مورخہ ۸ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم یکشنبہ | مطابق یکم محرم سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

ڈیرہ دون سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ ۴ مئی شام کو شیخ ڈسا ڈسلم تنظیم کمیٹی کے صدر اور سیکرٹری حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جس کا زیادہ تر حصہ معاملات کشمیر سے تعلق رکھتا تھا۔

السنہ مشرقیہ کے امتحانات میں جو ۲۰ مارچ سے زیر نگرانی میاں فضل حسین صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ شروع ہیں۔ پچاس کے قریب طلبا شریک ہو رہے ہیں۔ ایک احمدی لڑکی بھی لیڈی سپرنٹنڈنٹ کی زیر نگرانی مولوی عالم کا امتحان دے رہی ہے۔

صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا بیان

کشمیر کے پریس ایکٹ کے خلاف احتجاج

وزیر اعظم مسٹر کالون نے اپنے آپ کو ہندو حکام کے ہاتھوں میں دیدیا ہے

ڈیرہ دون ۳ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی حسب ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے:۔

مجھے پریس کے متعلق ریاست کشمیر کے جدید قوانین کو دیکھ کر بے حد صدمہ ہوا ہے۔ بعض حالتوں میں وہ برطانی ہند کے ہنگامی قانون سے بھی زیادہ سخت ہیں ایک ایسے علاقہ میں جہاں فی الحال اخبارات سترہ روپے کے لیتھو پریس میں چھپینگے۔ اور جن کے چند سو سے زیادہ خریدار نہ ہونگے۔ ایک ہزار سے دس ہزار روپے تک کی ضمانت طلب کرنا مضحکہ خیز ہے۔ ان قوانین کے ماتحت کوئی اسلامی اخبار جاری نہیں ہو سکتا اس سے تو یہی بہتر تھا۔ کہ پرانے قواعد ہی برقرار رکھے جاتے۔ پریس کے متعلق ان قوانین سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ جب گلینسی کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائیگا۔ تو ان کی حقیقت کچھ بھی نہ رہے گی مجھے افسوس ہے۔ کہ مسٹر کالون نے موقعہ کے مطابق مناسب کارروائی نہیں کی۔ اور اپنے آپ کو ہندو حکام کے ہاتھوں میں دیدیا ہے مجھے اس بات کا خوف ہے۔ کہ قانون شکنی کے جذبہ میں جو سست ہو رہا تھا۔ اس نے نئی زندگی پیدا کر دی ہے۔ تاہم مجھے امید ہے کہ مسلمان پریشان نہ ہونگے اور یاد رکھینگے کہ ہم اپنا مقصد صرف آئینی ذرائع سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد

برادرم کرم ولی محمد صاحب جوائنٹ سیکرٹری تنظیم کمیٹی شہر باندہ ملک۔ بندمیل کھنڈ نے بغرض امداد بیوگان و یتامیٰ مظلومین کشمیر مبلغ پچاس روپیہ کی رقم۔ اور میاں نذیر احمد صاحب ساکن جلال آباد ضلع فیروز پور نے ایک سو روپیہ کی رقم بھیجی ہے۔ نیز میاں بدیع الزمان صاحب چارکول مرچنٹ مریان لوئر برما ایک روپیہ بھیج کر لکھتے ہیں۔ وہ ہر ماہ ایک روپیہ چندہ تحریک کشمیر کے لئے بھیجتے رہیں گے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی ان تمام احباب کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں بیش از بیش قومی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

شمس کاشمیری برائے سکرٹری کشمیر کمیٹی۔

ریویو آف ریلیجنز انگریزی

احباب کرام کو معلوم ہے کہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی اب بجائے لنڈن کے قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے توسیع اشاعت۔ اور پوری پوری توجہ دینے دلانے کے لئے اس کا آفس الگ کر دیا گیا ہے۔ اور مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے سپرد اس کی ایڈیٹری و منیجری ہوئی ہے۔ اس لئے آئندہ خط و کتابت اور ترسیل زر میں ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ "انگریزی" کا لفظ ضرور لکھا جایا کرے ؀

اردو ریویو آف ریلیجنز کا حساب و کتاب اور انتظام بدستور طبع و اشاعت کے سپرد ہے۔ اس بات کو نوٹ کر لیا جائے۔ مہتمم طبع و اشاعت قادیان۔

سیکرٹری کمیٹی دارالانوار کا اعلان

حصہ داران کمیٹی دارالانوار کی خدمت میں گزارش ہے کہ جب وہ اپنے حصہ کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمائیں۔ تو خاکسار کو بھی الگ اطلاع دے دیا کریں۔ تاکہ آمد کا مقابلہ ہو سکے۔ اور کسی حصہ دار کا نام قرعہ ڈالنے کے وقت رہ نہ جائے۔ مگر روپیہ محاسب صاحب کے نام ہی آنا چاہیئے ؀

عبدالرحیم درد۔ سیکرٹری کمیٹی دارالانوار قادیان

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مظلومین پونچھ کی قانونی امداد

مظلومین پونچھ (کشمیر) کی درخواست پر ایک قابل وکیل مقدمات کی پیروی کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ جنہیں ریاست پونچھ نے پیروی مقدمات کی بابندی رولز و ریگولیشنز پونچھ اجازت دے دی ہے۔ وکیل صاحب موصوف خوب محنت اور کوشش سے مظلومین کے مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں۔ سردار شیر دل خاں اور سردار منصور خاں کے مقدمہ میں جن کا چالان بجرم ڈکیتی ہوا تھا۔ پیش ہو کر انہوں نے پہلے روز ہی درخواست دی۔ کہ ان کی بیڑیاں اتار دی جائیں۔ اس پر بحث ہوئی۔ اور عدالت نے فیصلہ کیا کہ قانوناً ملزم کو بیڑیاں نہیں ڈالی جا سکتیں لہذا اتار دی گئیں ؀

جن لوگوں کو سزائیں دی جا چکی ہیں۔ ان کی اپیلیں کی جا رہی ہیں۔ شمس کاشمیری برائے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی ؀

مظلومین کشمیر کی مالی امداد کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے متعدد خطبات میں مسلمانان کشمیر کے مصائب اور آلام کی نہایت دردناک تفصیل بیان فرما چکے ہیں۔ ان کی فوری امداد کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور اپنی جماعت کو ایک پائی فی روپیہ مظلومین کشمیر کے لئے چندہ دینے کا ارشاد فرما چکے ہیں ؀

چونکہ پیش آمدہ حالات اور اہم واقعات کی وجہ سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور چونکہ معاملات ایسے مرحلہ پر پہونچ چکے ہیں۔ کہ اگر اخراجات کی تنگی کی وجہ سے ان کے متعلق پوری پوری جدوجہد نہ کی گئی۔ تو سخت نقصان اٹھانے بلکہ تمام کوشش اور سعی کے اکارت جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ پنجاب اور دوسرے علاقوں کے مسلمان جلد سے جلد مالی امداد بہم پہنچائیں ؀

ہماری جماعت کے لوگوں کو جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مقرر فرمودہ چندہ باقاعدہ ادا کرنا چاہیئے۔ وہاں اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ دوسرے اصحاب بھی مسلمانان کشمیر کی مظلومیت کو دور کرنے میں حصہ لیں۔ اور ان سے بھی مالی امداد حاصل کی جائے ؀

یوم التبلیغ کے متعلق اعلان

یوم التبلیغ منانے کے متعلق امسال مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت نے جو مشورے دیئے۔ ان پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو فیصلہ فرمایا ہے۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ نیز اگر کوئی جماعت یا دوست اس بارے میں کسی قسم کا مشورہ دینا چاہیں۔ تو وہ مجھے لکھ کر بھجوا دیں ؀

(۱) یوم التبلیغ انفرادی تبلیغ کے ذریعہ منایا جائے (۲) محکمہ متعلقہ یعنی نظارت دعوت و تبلیغ کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ ایسے قواعد تجویز کرے کہ ہر احمدی اس دن تبلیغ میں مشغول ہو سکے۔ اور حتی الامکان کوئی بھی نہ بچے اور مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی اس بارے میں پوری نگرانی کی جائے ؀ (۳) یوم التبلیغ سال میں دو دفعہ منایا جائے۔ ایک یوم التبلیغ غیر احمدی مسلمانوں میں تبلیغ کرنے کے لئے۔ اور دوسرا یوم التبلیغ ہندوؤں اور دوسرے غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے (۴) یوم التبلیغ فروری۔ مارچ میں ایک دن اور ستمبر۔ اکتوبر میں ایک دن منایا جائے۔ اب کے فروری اور مارچ کے مہینے تو گذر

بیرونی کالجوں اور سکولوں کے احمدی وظیفہ خواروں کو اطلاع

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے بیرونی کالجوں و مدارس کے جن طلباء کو وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کا وظیفہ کورس کے لحاظ سے مقرر ہے۔ مثلاً فرسٹ ایئر کا وظیفہ سیکنڈ ایئر تک۔ اور تھرڈ ایئر کا فورتھ ایئر تک حالات کے ماتحت جاری رہ سکتا ہے۔ لیکن وظیفہ کے جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ سالانہ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے بعد ہر ایک وظیفہ خوار امتحان میں کامیابی کے متعلق پرنسپل صاحب کالج متعلقہ کی تصدیق نیز مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل کی تصدیق متعلق چال چلن بھجوائی جائے۔ اس کے بعد آئندہ سال کے لئے وظیفہ جاری رکھنے کے متعلق [illegible] فیصلہ کیا جائے گا (ناظر تعلیم و تربیت)

ضلع سیالکوٹ کی احمدیہ جماعتوں کو اطلاع

چوہدری محمد حسین صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع سیالکوٹ جنہوں نے تین ماہ کی رخصت حاصل کی تھی اور جن کی جگہ چوہدری فضل احمد صاحب بطور قائمقام کام کر رہے تھے۔ یکم مئی سے اپنے کام کا چارج لے لیا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران تبلیغ چوہدری محمد حسین صاحب سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ اور اپنے کام کی رپورٹیں ان کو بھجوائیں۔ موضع تلونڈی عنایت خان۔ ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ ؀

ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

گلینسی کمیشن کی سفارشات اور کشمیر کے ہندو

کیا ریاست سفارشات کو ہندوؤں کی خواہشات پر قربان کر دیگی؟

ریاستی ہندوؤں کی سنگدلی

کشمیر کے غیر مسلموں نے مسلمانوں کی جد و جہد میں روڑے اٹکانے۔ ان کے لئے مشکلات پیدا کرنے اور انہیں ہدف مظالم بنانے میں اس وقت تک جو حصہ لیا ہے۔ اس سے ان کی سنگدلی اور ستم کوشی ظاہر ہے۔ انہوں نے ہر اس موقعہ پر جبکہ مسلمانوں کی مظلومیت اور بے کسی نے مہاراجہ بہادر پر تھوڑا بہت اثر کیا۔ اور وہ ان کے حقوق کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہندو حکام کے سہارے کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ کھڑا کر دیا۔ جس کی آڑ میں نہ صرف مسلمانوں کے مطالبات کو نذر تغافل کر دیا گیا۔ بلکہ انہیں جبر اور تشدد کا نشانہ بنا لیا گیا۔

تازہ فتنہ انگیزی

اب پھر اس وقت جبکہ گلینسی رپورٹ۔ اور اس کے متعلق مہاراجہ بہادر کا اعلان شائع ہو چکا ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ریاست گلینسی کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنائے۔ اور باوجود ان کی منظوری دینے اور جلد سے جلد نفاذ کا اعلان کر دینے کے انہیں کھٹائی میں ڈال دے۔ تاکہ مٹھی بھر پنڈتوں اور ڈوگروں کو پہلے کی طرح ہی ۹۵ فیصدی مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے۔ ان کے انسانی جذبات و احساسات کو کچلنے اور ان کو ذلت و ادبار کے گڑھے میں گرائے رکھنے کا موقعہ حاصل رہے۔

فتنہ انگیزی میں ہندو اخبارات کا حصہ

چونکہ ہندوؤں کو اس وقت تک اپنی اس مذموم روش پر امید سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ اور ریاست باوجود کئی بار وعدے کرنے کے عملی طور پر مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کے متعلق ابھی تک کچھ نہیں کر سکی۔ بلکہ اپنی پہلی جگہ پر ہی قائم ہے اس لئے اب انہوں نے زیادہ بے باکی کے ساتھ گلینسی رپورٹ کی سفارشات اور مہاراجہ بہادر کے اعلان کو بے اثر بنانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اور وُہی ہندو اخبارات جو مسلمانوں کو محض اپنے جائز حقوق کے طلب کرنے پر ریاست کے باغی قرار دیتے۔ اور جبر اور تشدد کے ساتھ ان کو کچل کر رکھ دینے کا مطالبہ کرتے رہے۔ کشمیر کے ہندوؤں کی اس شورہ پشتی اور فتنہ انگیزی میں نہ صرف ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ بلکہ ریاست کو ان کی ایجی ٹیشن سے خوفزدہ کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۳۰ اپریل) لکھتا ہے:۔

"ڈر ہے۔ کہ وُہ خاموش مشورے جو اس وقت کشمیری پنڈتوں میں کمیشن کی رپورٹ کے متعلق ہو رہے ہیں۔ کسی ایجی ٹیشن کی صورت نہ اختیار کر لیں۔ ڈر ہے۔ کہ پنڈتوں کی ناراضگی کہیں مزید پیچیدگیاں پیدا کرنے کا کارن نہ بن جائے"۔

ہندوؤں کا الٹی میٹم

کمیشن کی رپورٹ کا جو خلاصہ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں ہے۔ جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے حق سے کچھ زیادہ دے دیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کئی باتیں ایسی موجود ہیں۔ جو مسلمانوں کے قلیل ترین مطالبات سے بھی بہت ادنیٰ ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے کئی ایک اہم مطالبات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کشمیر کے ہندو اس رپورٹ کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک مشہور فتنہ پرداز شخص نے ہندوؤں کا ڈکٹیٹر بن کر ریاست کو یہ الٹی میٹم بھیج دیا۔ کہ گلینسی کمیشن کی رپورٹ میں کشمیر کے ہندوؤں کے ساتھ تعلق رکھنے والی سفارشات کو عملی شکل نہ دی جائے۔ ریاست ہندوؤں کو زرعی اراضیات دے۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے خاص وظائف اور ٹھیکہ جات دینے میں ترجیح دینی منظور کرے دھرم ارتھ کے نام سے جمع شدہ روپیہ صرف ہندوؤں کے لئے خرچ ہونا چاہیئے اور سرکاری ملازمتوں میں صرف لیاقت کے اصول کو برقرار رکھا جائے گویا لیاقت سے مراد صرف ہندو ہونا قرار دیا جائے۔ یہ سب باتیں تین دن کے اندر اندر منظور کر لی جائیں۔ ورنہ ہندو ریاست کے خلاف پُر زور ایجی ٹیشن شروع کر دیں گے۔

ایک ایسے کمیشن کی رپورٹ کے خلاف جس کی سفارشات کی منظوری کا اعلان مہاراجہ بہادر خود کر چکے ہیں۔ ہندوؤں کی اس زور آزمائی اور فتنہ پردازی کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ وُہ نہیں چاہتے مسلمانوں کو معمولی سے حقوق بھی دیئے جائیں بلکہ ریاست [illegible] تازہ اعلان کو بھی بالائے طاق رکھ دے۔

ریاست کا رویہ

ریاست کو اپنا وقار قائم رکھنے۔ اپنے مواعید کو بے اعتمادی کے داغ سے بچانے اور مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنے کی خاطر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہندوؤں کی اس فتنہ انگیزی کا کلی طور پر استیصال کرنے کا انتظام کرتی۔ اور قطعاً ایسا رویہ اختیار نہ کرتی۔ جس سے ہندوؤں کی اس شرارت میں حوصلہ افزائی ہوتی۔ لیکن سری نگر کی تازہ ترین اطلاع جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے ہندوؤں کے پہلے ڈکٹیٹر مسٹر [illegible] کے تین روزہ الٹی میٹم کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ الٹی میٹم وزیر اعظم کی خدمت میں بھیج دیا گیا ہے۔ اور ڈکٹیٹر کو معہ دُوسرے ایجی ٹیٹروں کے اپنے پاس بلا کر یقین دلا دیا گیا ہے۔ کہ حکومت ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرے گی۔

ہندوؤں کے لئے یہ جواب اس قدر تسلی آمیز اور اطمینان بخش ثابت ہُوا۔ کہ اس پر انہوں نے وُہ ایجی ٹیشن شروع کرنے سے احتراز کیا۔ جسے وُہ الٹی میٹم بھیجنے کے تیسرے روز شروع کرنے والے تھے۔

قابل ملاحظہ بات

اس بارے میں دیکھنے کے قابل بات یہ ہے۔ کہ کیا ایک الٹی میٹم کا جس میں ریاست کو تین دن کی مہلت دی گئی تھی۔ جس میں گلینسی کمیشن کی سفارشات کو رد کر دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جس میں مہاراجہ بہادر کے "تازہ اعلان کو بے حقیقت قرار دیا گیا تھا۔ جس میں ریاست کو خطرناک ایجی ٹیشن کی دھمکی دی گئی تھی۔ اس کے متعلق ریاست کے ایک ذمہ دار افسر کو بھی رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جو اس نے اختیار کیا۔ کہ سرغنہ ایجی ٹیٹروں کو اپنے پاس بلا کر انہیں یقین دلایا۔ کہ ان کے الٹی میٹم میں درج شدہ مطالبات پر حکومت ہمدردانہ غور کرے گی۔ اور انہیں اس بارے میں اس قدر اطمینان دلایا۔ کہ وُہ ایجی ٹیشن سے احتراز کرنے پر آمادہ ہو گئے۔

یہ رویہ اس ریاست کے ایک ذمہ دار حاکم نے اختیار کیا ہے جس نے مسلمانوں کے کسی الٹی میٹم پر نہیں۔ کسی دھمکی پر نہیں۔ کسی

خلاف قانون ایجی ٹیشن پر نہیں۔ بلکہ صرف ان مطالبات کے پیش کرنے پر جن میں سے کئی ایک کی معقولیت کو حکومت نے خود تسلیم کر لیا۔ مسلمانوں کو عمل سے ممکن تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان کے محبوب راہنماؤں کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال رکھا ہے۔ اور ان کی آواز کو دبانے کے لئے آرڈی ننس جاری کئے ہوئے ہیں ؛

کیا ریاست الٹی میٹم کے آگے جھک گئی

اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر کا یہ طریق عمل ریاست کی اختیار کردہ حکمت عملی کا مظہر ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ریاست ہندوؤں کے پہلے ہی الٹی میٹم اور ایک ہی دھمکی کے سامنے جھک گئی ہے۔ اور گلینسی کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے میں ذرہ بھر بھی دقت نہیں رکھتی۔ حالانکہ ان سفارشات کو نہ صرف ہندوؤں کے وہ نمائندے جو گلینسی کمیشن کے ممبر تھے۔ منظور کر چکے ہیں۔ بلکہ خود مہاراجہ صاحب بہادر ان کی منظوری دے چکے ہیں ؛

واقعات کا منطقی نتیجہ

ان حالات میں اگر مسلمانوں میں یہ احتمال پیدا ہو۔ کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات اور ان کے متعلق مہاراجہ بہادر کا اعلان محض کاغذی کارروائی ہے۔ ریاست اپنی سابقہ پالیسی میں کوئی عملی تغیر کرنے کیلئے تیار نہیں۔ تو یہ پیش آمدہ واقعات کا منطقی نتیجہ ہوگا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے عرصۂ حیات تنگ کر دے گا۔ بلکہ ریاست کے لئے بھی بیش از بیش مشکلات کا موجب ہوگا ؛

ریاست کو انتباہ

ریاست کو یہ خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات کو اگر مکمل طور پر بھی عمل میں لایا جائے۔ تو بھی مسلمان انہیں قلیل ترین مطالبات کو پورا کرنے والی بھی نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر ہندوؤں کی دھمکیوں اور الٹی میٹموں سے اثر پذیر ہو کر ان سفارشات کی روح کو کچل دیا گیا۔ اور عملی طور پر ان میں کوئی اثر باقی نہ رہنے دیا گیا۔ تو مسلمانوں کے اضطراب اور بے چینی میں نہ صرف کسی قسم کی کمی نہ ہوگی۔ بلکہ بہت زیادہ اضافہ ہو جائیگا۔ اور اپنی جدوجہد کے متعلق ہنوز روزِ اول بجلوہ ہر ممکن صورت میں اضافہ کرنے پر مجبور ہونگے ؛

وزیر اعظم سے توقع

مسلمان مسٹر کالون وزیر اعظم کی بیدار مغزی۔ اور انصاف پسندی سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہندو ایجی ٹیٹروں کے متعلق ریاستی حکام کی اس پالیسی کو جاری نہ رہنے دیں گے۔ جو اسوقت تک چلی جا رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے معاملات کئی بار نازک ترین صورت اختیار کر چکے ہیں۔ بلکہ وہ ہندوؤں کی پیدا کردہ ہر اس روک کو پوری قوت کے ساتھ دور کر دیں گے۔ جو کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے رستہ میں حائل کی جائے گی ؛

اسلام اور احمدیت کے متعلق آریوں کی غلط بیانی

غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہر حالت میں ہی نہایت مذموم فعل ہے۔ لیکن جب اس کا ارتکاب مذہب کے معاملہ میں کیا جائے اور دیدہ دانستہ کیا جائے۔ تو اس سے بڑھ کر شرمناک فعل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ صاحبان اسلام اور احمدیت کے متعلق آئے دن اس کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آریہ اخبار "پرکاش" (کیم مئی) نے نہایت دیدہ دلیری سے یہ لکھ کر اس کی تازہ مثال پیش کی ہے۔ کہ

"مسلمان اگر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت پر ایمان لانے سے جنت میں اپنی سیٹ ریزرو سمجھتا ہے۔ تو قادیانی غلام احمد کی نبوت پر ایمان لانے سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ اس نے بہشت کا پاسپورٹ حاصل کر لیا۔ مرزا غلام احمد تو انسان تھے۔ انسان سے انسان کو کبھی اچھی سفارشات ملنے کا بھی امکان ہو سکتا ہے لیکن قادیانی تو اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی جائداد کے خاص حصہ کے حقوق ملکیت قادیانی مرکز کو دے دیتا ہے۔ اور اس طرح قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفنائے جانے کی گارنٹی حاصل کر لیتا ہے۔ وہ سمجھے۔ کہ اس نے بہشت حاصل کر لیا"

اسلام اور احمدیت کے متعلق کس بے باکی سے یہ غلط بیانی کی گئی ہے۔ حالانکہ معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی جانتا ہے۔ کہ اسلام نے انبیاء پر ایمان لانے کے ساتھ ہی نیک اعمال بجا لانا ضروری قرار دیا ہے۔ اور صرف منہ سے رسالت کا اقرار کرنے والوں کے دعوے کو ٹھکرا کر انہیں منافق ٹھہرایا۔ اور سخت سزا کا مستحق بتایا ہے ؛

"پرکاش" نے اس سے بھی بڑھ کر اور دیدہ دانستہ غلط بیانی یہ کی ہے۔ کہ جو قادیانی اپنی جائداد کے خاص حصہ کے حقوق ملکیت قادیانی مرکز کو دے دیتا ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ اس نے بہشت حاصل کر لیا۔ حالانکہ احمدیت نے دین کی اشاعت کے لئے اپنی جائداد کا ایک حصہ دینے کے ساتھ عملی طور پر اسلام کے تمام احکام کی پابندی ضروری ٹھیرائی ہے۔ اور اس اہم شرط سے آریوں کو کئی بار اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس شرط کے الفاظ یہ ہیں کہ

"اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو"

اس شرط کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ قادیانی صرف اپنی جائداد کا ایک حصہ دینے سے یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ اس نے جنت حاصل کر لیا۔ حد درجہ کی بیہودگی نہیں تو اور کیا ہے ؛

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے سچا اور صاف مسلمان ہونا ضروری ٹھہرایا ہے۔ وہاں اسے اس قدر اہمیت دی ہے۔ کہ جس شخص کی کوئی جائداد نہ ہو۔ اور وہ مالی طور پر دین کے لئے کچھ نہ دے سکتا ہو لیکن دین کی خدمت میں اپنی زندگی صرف کرتا ہو۔ اور اسلامی احکام کا پابند ہو۔ اسے بھی اس مقبرہ میں دفن ہونے کا مستحق قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں۔ اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے جائداد کا معین حصہ دینے کی شرط اتنی اہمیت نہیں رکھتی۔ جتنی اسلام کے تمام احکام پر عمل کرنا اور سچا مومن ہونا ہے۔ پھر اس اہم شرط کو نظر انداز کر کے یہ کہنا کہ صرف جائداد کا خاص حصہ دینے پر بہشت کا مدار رکھا گیا ہے۔ نہایت ہی شرمناک غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہے جس کا ارتکاب اس لئے کیا گیا۔ کہ دیدک دھرم کو بزعم خود افضل ثابت کیا جائے۔ لیکن آریوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ جب وہ اپنے دھرم کی برتری کی بنیاد جھوٹ۔ دھوکہ۔ فریب اور غلط گوئی پر رکھتے ہیں تو اس کے ریت سے بھی زیادہ کمزور بنیاد پر قائم ہونے کا خود اعلان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کی بطالت کے اظہار کے خود مرتکب ہوتے ہیں ؛

مسلمان لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ

مسلمانان ریاست کی آئینی جدوجہد کو ہندوؤں نے خواہ مخواہ شورش اور بغاوت کا نام دے کر اور خود شورش کے اسباب پیدا کر کے مسلمانوں کو مبتلائے آلام کیا۔ اور ریاست نے کئی قسم کی پابندیاں جاری کرنے کے علاوہ مسلمان لیڈروں کو قید خانوں میں ڈال دیا لیکن اب جبکہ حالات میں تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ اور خود ہندو بھی اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ریاست میں کسی قسم کی شورش باقی نہیں۔ ہر طرح امن و امان قائم ہو چکا ہے۔ ریاست کا فرض ہے۔ کہ ہنگامی قوانین منسوخ کر دے۔ اور مسلمان لیڈروں کو آزادی دیدے۔ "ملاپ" (۳ مئی) کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ "شورش اب کامل طور پر دب چکی ہے" کوئی وجہ نہیں کہ اس بیان پر اعتبار نہ کیا جائے۔ اور مسلمان لیڈروں کی رہائی کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ کیونکہ ان کی گرفتاری جس بنا پر

[illegible]

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

ویدک دھرم میں توحید حقیقی کا فقدان

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شاندار علم کلام کا کچھ نمونہ پیش کر کے یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضور علیہ السلام نے مذاہب کی موجودہ کشمکش کے دوران میں تین ایسے بنیادی اصول مقرر فرمائے ہیں جن کے ماتحت سچے اور جھوٹے مذہب میں بآسانی امتیاز کیا جا سکتا ہے اور انہی اصول کے ذریعہ آریہ مت کا ابطال کر کے دکھایا گیا تھا۔ اس مضمون کے شائع ہونے پر آریہ سماجی حلقوں میں ہیجان پیدا ہوا۔ اور پنڈت دھرم بھکشو جی ایم۔ اے۔ نے بعنوان "ویدک دھرم کی سچائی" آریہ گزٹ ۳۰ر اپریل میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ مگر اس میں ایسی کمزور اور بے بنیاد باتیں لکھی ہیں کہ جنہیں پڑھتے ہوئے یاد نہیں آتا۔ کہ ان سطور کا لکھنے والا کوئی ایم۔ اے۔ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ اصل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا تھا۔

"تبدیل مذہب کے لئے تمام جزئیات کی تفتیش کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ سچائی کی تلاش کرنے والے کے لئے مذاہب موجودہ کا باہم مقابلہ کرنے کے وقت اور پھر ان میں سے سچا مذہب شناخت کرنے کے لئے صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور سزا اور رحمت اور دیگر لوازم اور خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان ہے۔ × × × × × دوسرے طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس مذہب میں جس کو وہ پسند کرے۔ اس کے نفس کے بارے میں اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن کے بارے میں کیا تعلیم ہے۔ × × تیسرے طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اس مذہب کو پسند کرے جس کا خدا ایک فرضی خدا نہ ہو۔ جو محض قصوں اور کہانیوں کے سہارے سے مانا گیا ہو۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ صرف ایک مردہ سے مشابہت رکھتا ہو۔" (نسیم دعوت صفحہ ۱)

پنڈت جی کی پریشان خیالی

پنڈت جی ان محکم اصول کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"ان معیاروں کی معقولیت یا نامعقولیت کی بابت کچھ نہ کہتا ہوا صرف ایک بات کہوں گا۔ کہ یہ تین معیار صرف دو میں ہی آ سکتے تھے۔ تیسرا معیار بھی پہلے میں شامل ہو سکتا تھا۔ اس کے الگ لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔"

پنڈت جی نفس مضمون سے اس بات کا کوئی تعلق نہیں۔ کہ تین معیار صرف دو میں ہی آ سکتے ہیں یا نہیں آ سکتے۔ دو میں آئیں یا نہ آئیں سوال تو ان کی صداقت اور معقولیت کا ہے۔ لیکن پنڈت جی نے اس اہم اور ضروری پہلو کو چھوڑ کر "صرف ایک بات" جو کہی اس میں بھی نامعقولیت کا پورا پورا ثبوت پیش کر دیا ہے معمولی سی عقل و سمجھ کا انسان بھی معلوم کر سکتا ہے کہ پہلا معیار تو عقیدہ اور تعلیم کے متعلق ہے اور تیسرا معیار عمل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس فرق کو نہ سمجھتے ہوئے یہ کہنا۔ کہ "تیسرا معیار بھی پہلے میں شامل ہو سکتا ہے" اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ اگر یہ معیار غلط تھے۔ تو بتایا جاتا۔ کہ ان میں یہ غلطیاں ہیں مثلاً ثابت کیا جاتا۔ کہ سچے مذہب کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ پرمیشور کے متعلق اعلیٰ تعلیم دے۔ یا اس میں ضابطہ اخلاق کو کمل طور پر بیان کیا گیا ہو۔ یا وہ حقیقی پرمیشور پیش کرے مگر اس پہلو کو نظر انداز کر کے اپنی بے مائگی کا پورا اظہار کر دیا گیا ہے۔

توحید کا عجیب و غریب مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام خواص الوہیت کے متعلق اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیم بیان کرنے کی بجائے صرف توحید اسلامی اور ویدک دھرم کی بیان کردہ توحید کا اختصاراً مقابلہ کیا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ ویدک دھرم توحید سے بالکل عاری ہے۔ وہ روح و مادہ کو انادی قرار دیکر پرمیشور کی وحدانیت پر خطرناک حملہ کرتا ہے۔ اس کے جواب میں پنڈت جی نے ویدک دھرم کی وکالت کا حق ادا کرتے ہوئے جو کچھ لکھا وہ نہایت ہی عجیب و غریب ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ توحید لفظ کے معنے نہیں جانتے۔ لفظ توحید کے معنی ہیں ایک ہونا جو دھرم خدا کو ایک مانتا ہے۔ وہ توحید پرست ہے۔ اگر توحید خدا کے معنی یہ ہیں۔ کہ صرف خدا ہی ہو۔ اور کوئی ہستی دنیا میں ہو ہی نہ۔ تب تو آپ کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آجکل خدا کی توحید میں فرق آ رہا ہے۔ کیونکہ خدا کے علاوہ اور بھی کروڑوں چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ آپ اگر کہیں ان کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ چاہے پیدا ہی کیا ہو۔ تب بھی خدا کے ایک ہونے میں تو فرق آ جاتا ہے"

پنڈت جی نے پہلے تو خود ہی "توحید کے معنی" دنیا میں خدا کے سوا کسی اور ہستی کا نہ ہونا گھڑ لئے۔ اور پھر کہدیا۔ آج کل خدا کی توحید میں فرق آ رہا ہے۔ کیونکہ خدا کے علاوہ اور بھی کروڑوں چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ حالانکہ اسلام نے توحید کے معنی محض خدا کا ایک ہونا نہیں بتائے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو اس کی ذات اور صفات میں ایک ماننا اور اس کی خوبی میں اس کا کوئی شریک قرار نہ دینا ضروری قرار دیا ہے۔ مخلوق تو خود خدا تعالےٰ کی صفت خلق کا ظہور ہے وہ توحید میں مخل کیونکر ہو سکتی ہے۔ خدا کی توحید میں فرق تب آتا ہے جب ایک سے زیادہ خدا قرار دیئے جائیں۔ یا خواص الوہیت میں کسی اور کو شریک کیا جائے جیسا کہ ویدک دھرم میں روح اور مادہ کو پرمیشور کی طرح ازلی اور ابدی قرار دیکر صفت ازلیت میں شریک قرار دیا گیا ہے۔

خدا اور رسولوں پر ایمان لانا

پنڈت جی نے اپنی سطور میں ہی اپنی پریشان نگاری کا ثبوت نہیں دیا۔ بلکہ ہم پر اعتراض کرتے ہوئے یہی لکھا ہے۔ کہ

"آپ کے ہاں خدا میں ایک مسلمان بنانے کی طاقت نہیں ہے۔ کوئی بھی آدمی صرف خدا پر ایمان لا کر مسلمان نہیں بن سکتا۔"

کیا پنڈت جی بتائیں گے۔ کہ آپ کے ہاں صرف پرماتما کو مان کر کوئی شخص ویدک دھرمی بن سکتا ہے اور اسے ضرورت نہیں ہوتی کہ رگ یجر سام اور اتھروید کو الہٰی گیان تسلیم کرے۔ اگر اس کا جواب یہ ہے کہ ویدک دھرمی بننے کے لئے ایشور کو ماننے کے ساتھ ہی ویدوں کا ماننا بھی ضروری ہے تو یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیجئے۔ ایک مسلمان اسی وقت مسلمان بن سکتا ہے جب وہ خدا پر ایمان لائے۔ مگر خدا پر ایمان لانا اس کے رسولوں اور کتابوں پر ایمان لانے کا مستلزم ہے۔ کیونکہ یہی خدا پر ایمان لانے کے ذرائع ہیں۔

کلمہ طیبہ اور توحید حقیقی کا مسئلہ

پنڈت جی نے اس موقعہ پر اس فرسودہ اعتراض کو بھی دہرایا ہے۔ جس کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

"آپ کا کلمہ بھی ایک انسان کے نام سے خالی نہیں۔ اگر کوئی کہے۔ کہ میں کلمہ میں صرف خدا کا نام ہی پڑھنا چاہتا ہوں محمد صاحب کا نام بیچ میں سے نکال دینا چاہتا ہوں۔ تو آپ اسے کافر کہکر اسلام سے خارج کر دیں گے۔ آپ کے تو کلمہ میں توحید اڑا دی گئی ہے۔ آپ بھلا کیا توحید کی ڈینگ مار سکتے ہیں"

یہ اعتراض نہ کلمہ کے مطلب اور مفہوم سے ناواقفیت کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ محض شرارت اور ہٹ دھرمی سے دہرایا گیا ہے۔ کیونکہ کئی مرتبہ آریوں کو اسی اعتراض کے جواب میں کلمہ کا مفہوم بتا کر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام آنے سے نہ صرف یہ کہ توحید باری تعالےٰ میں

کوئی رخنہ واقعہ نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو شرک کی ملونی سے ابدالاباد کے لئے منزہ کر دیا گیا ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ پہلے مذاہب والوں نے اپنے بانیان مذاہب کو جو اللہ تعالیٰ کے مامور اور مرسل تھے۔ از راہ غلو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دیدیا۔ یہودیوں نے عزیر کو ابن اللہ کہا۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور خدائی صفات سے متصف قرار دیا۔ ہنود کرشن اور رام کو ایشوری صفات کے حامل بتاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے دنیا میں جو کامیابی عطا فرمائی۔ اور آپ کے ماننے والوں کے دلوں میں آپ کی جو محبت اور عظمت بٹھائی۔ وہ بالکل بے نظیر ہے۔ اور جس طرح آپ کے ذریعہ جو نشانات ظہور پذیر ہوئے۔ ان کی مثال بھی اور کہیں نہیں مل سکتی۔ ایسی حالت میں بالکل ممکن تھا۔ کہ آپ کو بھی الوہیت کی صفات میں شریک سمجھ لیا جاتا۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس گمراہی اور ضلالت سے بچانے کے لئے یہ سامان کر دیا۔ اور ہر مسلمان کے واسطے یہ اقرار ضروری قرار دے دیا۔ کہ اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ یعنی میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس کے ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ اسی تعلیم کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان بیسیوں قسم کی گمراہیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صفات الوہیت میں شریک کرنے کے گناہ کے مرتکب نہیں ہوئے اور نہ ہو سکتے ہیں ؎

ویدوں میں توحید کا ناقص بیان

ہم حیران ہیں پنڈت دا جسپتی جی نے اس کلمہ کی بنا پر کس طرح اسلام کے پیش کردہ عقیدۂ توحید کو ناقص قرار دینے کی جرأت کی۔ اور پھر اس بارے میں ویدک دہرم کی فوقیت کا دعویٰ بھی کر دیا۔ درآں حالیکہ ویدوں میں بے شمار مشرکانہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ پنڈت جی نے وید سے توحید کا ثبوت دینے کے لئے ایک منتر نقل کیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ایشور کو "دو تین چار وغیرہ دس تک گن کر کہا۔ کہ وہ نہیں ہے پھر کہا۔ کہ وہ ایک ہے۔ ایک ہے۔ اور ایک ہی ہے" گویا وید نے ایشور کی توحید کو اس رنگ میں پیش کیا ہے۔ کہ وہ ایک ہے۔ دو نہیں۔ تین نہیں۔ چار نہیں۔ پانچ نہیں چھ نہیں۔ سات نہیں۔ آٹھ نہیں۔ دس نہیں اب غور فرمایئے۔ یہ کونسا طریق کلام ہے۔ جب کہدیا۔ کہ ایشور ایک ہے تو اتنا ہی کہنا کافی تھا۔ یہ دو نہیں اور چار نہیں اور پانچ نہیں وغیرہ کہنا تو ظاہر کرتا ہے۔ کہ وید کو ایشور کی بات تک کرنے کا سلیقہ نہیں۔ اور اپنے مافی الضمیر کے اظہار پر قدرت نہ رکھنے کی وجہ سے دس تک رٹتا چلا گیا۔ اگر یہی اعلیٰ پایہ کے کلام کا خاصہ ہے۔ تو آگے یہ کیوں نہ کہا۔ کہ میں گیارہ نہیں بارہ نہیں تیرہ نہیں۔ حتیٰ کہ گنتی کے انتہا تک کہا جاتا

روح و مادہ کی ازلیت سے توحید میں خلل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روح و مادہ کو خدا کی طرح ازلی ابدی ماننے کے عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:-

"جبکہ روحوں اور جسموں کی تمام قوتیں خود بخود اور قدیم ہیں تو پھر خدا کے وجود پر کونسی دلیل قائم ہوئی۔ اور عقل انسانی نے کیونکر سمجھ لیا۔ کہ وہ موجود ہے۔ یہ کہنا بے جا ہے۔ کہ وہ ان ذرات کو جوڑتا ہے۔ اور روح اور جسم کو تعلق بخشتا ہے اور اسی سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ صرف جوڑنے سے کوئی شخص خدا نہیں کہلا سکتا۔ وجہ یہ کہ اگر صرف جوڑنے سے کوئی خدا کہلا سکتا ہے۔ تو اس صورت میں تو تمام نجار اور معمار خدا کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ جوڑنے کا کام تو انہیں بھی آتا ہے"

اس کے متعلق پنڈت جی لکھتے ہیں:-

"معمار وغیرہ جوڑنے کا کام تو جانتے ہیں لیکن جوڑ کر ساری کائنات کو پیدا نہیں کر سکتے۔ روح اور جسم کو نہیں جوڑ سکتے"

پنڈت جی کی معقولیت کا یہ ایک مزید ثبوت ہے جس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ویدک ایشور کی طرح اگر کسی معمار کو بھی روح اور مادہ پر ناجائز تصرف حاصل ہو گیا۔ تو وہ بھی ان کو جوڑ کر دکھا دیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روح اور مادہ کو ازلی ماننے کے باعث توحید میں خلل واقعہ ہونے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آریوں کا عقیدہ ہے کہ ایشور نے نہ روحیں پیدا کیں۔ نہ ان کی طاقتیں۔ اسی طرح نہ مادہ پیدا کیا۔ اور نہ اس کی خاصیتیں اگر کچھ کیا۔ تو صرف یہ۔ کہ ان کو جوڑ دیا۔ اور یہ ایسا کام ہے جو نجار اور معمار روزانہ کرتے ہیں ان میں اور ایشور میں جوڑنے کے متعلق کوئی فرق نہ رہا۔

دنیا کے صناعوں اور اللہ تعالیٰ کی صفت خلق میں فرق

پنڈت جی نے اس میں یہ فرق بتایا ہے۔ کہ معمار روح اور جسم کو نہیں جوڑ سکتے۔ اس کے متعلق ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب پیش کرتے ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں

"اصل بات یہ ہے کہ خدا کی قدرت میں جو ایک خصوصیت ہے جس سے وہ خدا کہلاتا ہے۔ وہ روحانی اور جسمانی قوتوں کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے۔ مثلاً جانداروں کے جسم کو جو اس نے آنکھیں عطا کی ہیں اس کام میں اس کا اصل کمال یہ نہیں ہے۔ کہ اس نے یہ آنکھیں بنائیں۔ بلکہ کمال یہ ہے۔ کہ اس نے ذرات جسم میں پہلے سے پوشیدہ طاقتیں پیدا کر رکھی تھیں جن میں بینائی کا نور پیدا ہو سکے۔ پس اگر وہ طاقتیں خود بخود ہیں۔ تو پھر خدا کچھ بھی چیز نہیں۔ کیونکہ بقول شخصے کہ گھی سنوارے سالنا بڑی بہو کا نام اس بینائی کو وہ طاقتیں پیدا کرتی ہیں۔ خدا کو اس میں کچھ دخل نہیں اور اگر ذرات عالم میں وہ طاقتیں نہ ہوتیں۔ تو خدائی بیکار رہ جاتی۔ پس ظاہر ہے۔ کہ خدائی کا تمام مدار اس پر ہے۔ کہ اس نے روحوں اور ذرات عالم کی تمام قوتیں خود پیدا کی ہیں۔ اور کرتا ہے۔ اور خود ان میں طرح طرح کے خواص رکھے ہیں۔ اور رکھتا ہے۔ پس وہی خواص جوڑنے کے وقت اپنا کرشمہ دکھلاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے خدا کے ساتھ کوئی موجد برابر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گو کوئی شخص ریل کا موجد ہو یا تار یا فوٹو گراف کا یا پریس کا یا کسی اور صنعت کا اس کو اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ان قوتوں کا موجد نہیں۔ جن قوتوں کے استعمال سے وہ کسی صنعت کو تیار کرتا ہے۔ بلکہ یہ تمام موجد بنی بنائی قوتوں سے کام لیتے ہیں۔ جیسا کہ انجن چلانے میں بھاپ کی طاقتوں سے کام لیا جاتا ہے۔ پس فرق یہی ہے کہ خدا نے عنصر وغیرہ میں یہ طاقتیں خود پیدا کی ہیں۔ مگر یہ لوگ خود طاقتیں اور قوتیں پیدا نہیں کر سکتے۔ پس جب تک خدا کو ذرات عالم اور ارواح کی تمام قوتوں کا موجد نہ ٹھہرایا جائے۔ تب تک خدائی اس کی ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور اس صورت میں اس کا درجہ ایک معمار یا نجار یا حداد یا کلگر سے ہرگز زیادہ نہیں ہوگا۔ یہ ایک بدیہی بات ہے۔ جو رد کے قابل نہیں۔ پس دانشمند کو چاہیئے کہ سمجھ کر جواب دے۔ کہ بغیر سمجھ کے جواب دینا صرف بکواس ہے" (نسیم دعوت صفحہ ۲۶)

اسلام میں توحید کی شاندار تعلیم

امید ہے۔ پنڈت جی ان سطور سے سمجھ جائیں گے کہ جو صورت توحید کی ویدک دہرم پیش کرتا ہے۔ اس صورت میں یقیناً ایشور کا درجہ ایک معمار یا نجار یا حداد سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی ازلیت میں روح و مادہ کو شریک کر کے اس کی توحید پر سخت حملہ کیا جاتا ہے۔ اصل توحید وہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور افعال میں کسی کو شریک نہ کیا جائے چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفواً احد۔ کہو خدا ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہستی ہے۔ اس کا نہ کوئی باپ ہے نہ بیٹا اور کوئی نہیں جو اس کا مثل ہو ؎

شرک کی مذمت میں فرمایا۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ شرک ایسا گناہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مشرک ہونے کی حالت میں مر جائے۔ تو بغیر سزا پائے نہیں رہیگا۔ پھر ان لوگوں کی مذمت کی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا چنانچہ فرمایا۔ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمٰن ولدا قریب ہے۔ آسمان پھٹ جائے زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے کہا۔ اللہ بھی بیٹا رکھتا ہے جس کتاب میں اس قدر زور دار الفاظ میں شرک کے خلاف تعلیم

تاریخ اسلام

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آغاز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر مخالفت کا طوفان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی اسلام پر ایسا سخت زمانہ آیا۔ کہ معلوم ہوتا تھا کہ مخالفت کی تیز و تند آندھیاں نخل اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی مسیلمہ کذاب نے فتنہ اٹھایا تھا۔ اور حضور کے وصال کے ساتھ اس فتنہ کو بہت تقویت پہنچ گئی۔ اس کے علاوہ اور کئی مدعیان نبوت پیدا ہو گئے۔ منافقوں کو بھی موقع ملا۔ کہ پورے زور کے ساتھ اسلام کو نقصان پہونچانے کی سعی کریں پھر وہ لوگ جنہیں لڑائیوں میں مسلمانوں سے مالی یا جانی یا کسی اور قسم کا نقصان پہنچ چکا تھا۔ وہ بھی جذبۂ انتقام سے مجبور ہو کر مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ غرضیکہ چاروں طرف سے بغاوت و خروج اور ارتداد کی خبریں آنے لگیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزائم کا احترام

ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ وقت اس شخص کے لئے کس قدر مشکل اور کٹھن تھا۔ جو کشتی اسلام کا ناخدا مقرر ہو چکا تھا۔ اور جس کے کندھوں پر حفاظت و صیانت اسلام کی شکیب آزما ذمہ واریاں ڈال دی گئی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ تمام مشکلات تھیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور عزائم کا آپ کے دل میں کس قدر احترام تھا۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے وصال سے چند روز قبل اسامہ بن زید کی قیادت میں شام کی طرف ایک لشکر روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ اب ایک ظاہر بین سیاستدان تو ایسے وقت میں مرکز سے معاون فوج کو ہٹانا خلاف دانشمندی سمجھے گا۔ جبکہ ہر طرف فتنہ و شرارت کی آگ بھڑک رہی تھی۔

صحابہ کی رائے اور لشکر اسامہ کی روانگی

لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی اس لشکر کو کوچ کا حکم دے دیا۔ اکابر مہاجرین و انصار نے حاضر ہو کر لشکر کی روانگی کو اس وقت تک ملتوی کرنے کے مشورے دیئے۔ جب تک کہ سرکش قبائل زیر نہ ہو جائیں۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان تمام مشوروں کو یہ کہکر مسترد فرما دیا۔ کہ میں کسی ایسے فعل کو ملتوی نہیں کر سکتا۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاری فرما چکے۔ خواہ مجھے کس قدر ہی تکالیف اور مصائب کا سامنا کیوں نہ ہو۔ اسی طرح بعض لوگوں نے حضرت اسامہ کی سرداری پر بھی اعتراض کئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا نمایندہ بنا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ کہنے کے لئے بھیجا۔ کہ اسامہ کے بجائے کوئی مسن اور آزمودہ شخص امیر لشکر ہونا چاہیئے۔ لیکن کیا کبھی امید کی جا سکتی تھی۔ کہ جس شخص کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار مقرر کر چکے ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے معزول کر سکیں۔

حضرت اسامہ کی کامیابی

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر جرف کے مقام پر تشریف لائے۔ جو لشکر کی روانگی کے لئے مقرر ہو چکا تھا۔ اور یہاں سپہ سالار اور سپاہیوں کو ضروری ہدایات اور بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ روانگی کا حکم دیا۔ تو خود اسامہ کی سواری کے ساتھ ساتھ پا پیادہ چلے۔ اسامہ نے یہ دیکھ کر اترنا چاہا۔ مگر آپ نے منع فرمایا۔ اور دور تک اسی طرح ان کے ساتھ گئے۔ اور پھر دعا کر کے اور مزید ہدایات دے کر واپس آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق اسامہ کے لشکر نے جاتے ہی قبائل قضاعہ سے مقابلہ کیا۔ اور انہیں بہت بری طرح شکست دی۔ مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ چونکہ اس لشکر کشی کی وجہ ہی یہ تھی کہ حضرت اسامہ کے والد کو اس علاقہ میں شہید کر دیا گیا تھا اس لئے انہوں نے اپنے باپ کے قاتلوں سے پورا پورا انتقام لیا۔

دشمنوں کا حملہ اور ان کی ناکامی

جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا۔ لشکر اسامہ کے مدینے سے چلے جانے کے بعد دشمنوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ اور قرب و جوار میں بسنے والے مرتدین نے مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں حتیٰ کہ مدینہ کا محاصرہ کر لیا اگرچہ جنگ کی اہلیت رکھنے والے مسلمانوں کی کثیر تعداد اسامہ کے ساتھ چلی گئی تھی۔ مگر پھر بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پورے استقلال کے ساتھ ان تھوڑے بہت لوگوں سے جو مدینہ میں باقی تھے۔ مقابلہ کیا۔ آپ نے موجود الوقت لوگوں کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا۔ کہ جونہی اکٹھا ہونے کی مقررہ آواز کان میں پڑے۔ فوراً سب لوگ جمع ہو جائیں۔ اس بیداری اور چستی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مرتدین کو بڑھ کر مدینہ پر حملہ کرنے کی جرات نہ ہو سکی۔ اور خود مسلمانوں نے ایک صبح ان پر اچانک حملہ کر دیا۔ جس کی وہ تاب نہ لا سکے۔ اور بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے کچھ فاصلہ تک ان کا تعاقب بھی کیا۔ اور اس طرح اردگرد کے علاقہ میں پھر سے مسلمانوں کا رعب قائم ہو گیا۔

منکرین زکوٰۃ سے جہاد

جب حضرت اسامہ بن زید مظفر و منصور واپس آئے۔ اور ادھر مدینہ پر حملہ کرنے والے پسپا کر دیئے گئے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا۔ کہ کاذب مدعیان نبوت مرتدین اور منکرین زکوٰۃ کا قلع قمع کیا جائے۔ مگر ایک اختلاف پیدا ہو گیا۔ صدیق اکبر تو ان لوگوں سے جو زکوٰۃ ادا کرنے کے منکر تھے۔ باقاعدہ کفار کی طرح جہاد کرنے کے حق میں تھے۔ لیکن صحابہ میں سے ایک حصہ اس کا مخالف تھا۔ خصوصاً حضرت عمر فاروق کی یہ رائے تھی۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کے ساتھ جہاد جائز نہیں۔ اور انہوں نے اس بارہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو بھی کی۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں جو لوگ بکری کا ایک بچہ بھی زکوٰۃ میں دیتے تھے۔ وہ اگر اب نہ دیں گے۔ تو میں ضرور ان کے ساتھ جہاد کروں گا۔

مختلف عساکر کی ترتیب

آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ متفق ہونا پڑا۔ اور یہ دیکھ کر دوسرے صحابہ کو بھی اپنا خیال ترک کرنا پڑا۔ حضرت اسامہ اپنے ساتھ جو مال غنیمت لائے تھے۔ نیز جو کچھ مدینہ پر حملہ آوروں کے فرار سے ہاتھ آیا تھا۔ اس سب سے جنگ کا سامان درست کیا گیا۔ اس وقت فوج کی تعداد آٹھ ہزار کے قریب تھی۔ جسے گیارہ حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ پر ایک امیر مقرر کیا گیا۔ اور ہر امیر کو اس کے مناسب حال ہدایات دیدی گئیں۔ اس کے ساتھ خاص سفراء کے ذریعہ مرتدین کے نام بھی ایک ہی مضمون کے خطوط روانہ کئے گئے۔

قیام خلافت میں اللہ تعالیٰ کا منشاء

ان لشکروں کی جنگی کارروائیاں اور ان کے نتائج کا ذکر تو اپنے موقعہ پر آتا رہیگا۔ لیکن اس جگہ یہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مقرر کردہ سلسلوں کی حفاظت کے لئے خلفاء مقرر کرنا خدا تعالیٰ کا خاص فعل ہے۔ وہ جسے اس ذمہ واری کا اہل سمجھتا ہے۔ ظاہری حالات خواہ کس قدر خلاف کیوں نہ ہوں۔ نتائج یہ ثابت کر دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا انتخاب ہی درست ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اس امر کا ایک بین ثبوت ہے۔ اس کے متعلق بد باطن جتنے اعتراض چاہیں کر لیں لیکن واقعات اور مستند تاریخی واقعات کی موجودگی میں اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے معاً بعد چند ایک واقعات ایسے پیش آئے جن میں دو کا ذکر اس مضمون میں بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کو حضرت

تحقیق الادیان

بائیبل کا ایک نیا ایڈیشن

لفظی اور معنوی تحریف

موجودہ بائیبل عیسائیوں کے ہاتھوں بے حد تحریف و تبدیل کا تختۂ مشق بننے کے بعد جس حالت میں موجود ہے۔ اس میں بھی اسے قرار نہیں۔ اور اس کے معتقدین آئے دن اس میں کمی بیشی کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اس کی متعدد نظائر مختلف اوقات میں لوگوں کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ آج بھی اسی ضمن میں چند نئے معلومات

شکاگو پریس امریکہ کی بائیبل

دو تین سال سے انگلستان میں عیسائیوں کی ایک علمی جماعت جس میں بڑے بڑے بشپ۔ مشنریز۔ مورخ محقق پروفیسر اور علوم قدیمہ و جدیدہ کے ماہرین شامل ہیں۔ بائیبل پر غور و خوض کر رہی ہے۔ اور تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ بائیبل کے تمام موجودہ نسخہ جات محرف و مبدل اور تاریخی لحاظ سے ساقط الاعتبار ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں اخبار اسٹیٹسمین (۸ نومبر ۳۰ء) میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ جس میں "بائیبل کی تجدید" کے عنوان سے کتاب مقدس کے ایک جدید ایڈیشن کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو شکاگو یونیورسٹی پریس امریکہ سے شائع ہوا۔ جس میں کئی جگہ تحریف لفظی اور کئی جگہ تحریف معنوی کا ارتکاب کیا گیا ہے

غزل الغزلات میں تحریف

غزل الغزلات باب اول میں آیت ایک سے چار تک کی عبارت سابقہ نسخہ جات میں اس طرح پائی جاتی ہے۔

"وہ اپنے موہنہ کے چوموں سے مجھے چومے۔ کیونکہ تیرا عشق مے سے بہتر ہے۔ جیسی تیرے لطیف عطروں کی خوشبو ہے تیرا نام ہے۔ اس عطر کی مانند جو بہایا جائے۔ اس واسطے کنواریاں تجھ پر عاشق ہیں۔ مجھے کھینچ تو ہم تیرے پیچھے دوڑینگی۔ بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے آیا۔ ہم تجھ میں شادمان اور مسرور ہوں گی۔ ہم تیرے عشق کی تعریف مے سے زیادہ کریں گی۔ وہ سچے دل سے تجھ پر عاشق ہیں"

مگر شکاگو پریس کی جدید بائیبل میں یہ عبارت ان الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔

"تم اپنے موہنہ کے چوموں سے مجھے چومو۔ کیونکہ تمہارا عشق مے سے بہتر ہے۔ تمہارے عطر کی خوشبو لطیف ہے۔ تم خود قیمتی عطر کی مانند ہو۔ اس لئے کنواریاں تم پر عاشق ہیں۔ مجھے اپنے ساتھ لے چلو ہم دوڑینگی۔ او بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے چل تاکہ ہم تجھ میں محظوظ اور مسرور ہوں۔ ہم تیرے عشق کی تعریف مے سے زیادہ کرینگی تم سچے دل سے عاشق ہو"۔

ان ہر دو عبارات کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں سابقہ بائیبل میں غائب کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ وہاں تازہ ایڈیشن میں حاضر کے صیغے رکھدیئے گئے ہیں اور جہاں حاضر کے صیغے تھے۔ انہیں غائب کے صیغوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے

اصل عبارت میں یہ الفاظ تھے۔ کہ "وہ اپنے موہنہ کے چوموں سے مجھے چومے" مگر اب "تم اپنے موہنہ کے چوموں سے مجھے چومو" کے الفاظ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح پہلی عبارت یہ تھی "جیسی تیرے لطیف عطروں کی خوشبو ہے تیرا نام ہے۔ اس عطر کی مانند جو بہایا جائے۔ اس واسطے کنواریاں تجھ پر عاشق ہیں" مگر اب اسے یوں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ کہ "تم خود قیمتی عطر کی مانند ہو۔ اس لئے کنواریاں تم پر عاشق ہیں" پھر لکھا تھا "بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے آیا ہم تجھ میں شادمان اور مسرور ہوں گی" اسے یوں بنا دیا گیا۔ کہ "او بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے چل تاکہ ہم تجھ میں محظوظ اور مسرور ہوں"۔ آخری فقرہ یہ تھا۔ "وہ سچے دل سے تجھ پر عاشق ہیں" اس کی یوں تصحیح کی گئی ہے۔ کہ "تم سچے دل سے عاشق ہو"

یہ تحریف لفظی کی ایسی بدیہی مثال ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

یسعیاہ میں تحریف معنوی

اب تحریف معنوی کا بھی ایک ثبوت ملاحظہ ہو۔ یسعیاہ باب اول آیت ۱۸ سابقہ بائیبل میں اس طرح پائی جاتی ہے۔

"اب آؤ کہ ہم باہم حجت کریں۔ خداوند کہتا ہے۔ اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوویں۔ پر برف کی مانند سفید ہو جاوینگے اور ہر چند وہ ارغوانی ہوویں پر اون کی طرح اجلے ہوں گے"

اس آیت سے اسلامی مسئلہ توبہ کی تائید ہوتی تھی۔ کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ خواہ انسان کسقدر گناہوں میں ملوث کیوں نہ ہو۔ وہ جب بھی اللہ تعالے کی طرف رجوع کرے اور اپنے گناہوں کے متعلق سچی پشیمانی کا اظہار کرے تو خدا اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ چونکہ اس آیت سے عیسائیت کے مسئلہ کفارہ کا ابطال ہوتا ہے۔ اور عیسائیوں کو ماننا پڑتا ہے کہ گناہوں کی معافی کے لئے بجائے یسوع مسیح کی قربانی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اللہ تعالے کے حضور کامل تضرع اور ابتہال ضروری ہے اس لئے عیسائیوں نے اس عبارت کو موجودہ نسخہ میں ان الفاظ میں تبدیل کر دیا۔

"اب آؤ کہ ہم باہم حجت کریں۔ خداوند کہتا ہے اگر تمہارے گناہ ارغوانی ہوں۔ تو کیا وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے؟ اور ہر چند وہ قرمزی کی مانند سرخ ہوں۔ تو کیا وہ اون کی طرح اجلے ہو جائیں گے؟

گویا اللہ تعالے کے اس وعدہ کو کہ اگر تمہارے گناہ ارغوانی ہوں۔ تو وہ "برف کی مانند سفید ہو جائیں گے۔ اور ہر چند وہ قرمزی ہوں۔ اون کی طرح اجلے ہو جائیں گے" استفہامیہ فقرہ بنا کر انکار کا مفہوم پیدا کر دیا گیا۔ اور تقدیم و تاخیر بھی کر دی گئی۔ یہ کیا ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص سے کہا تو یہ جائے۔ کہ اگرچہ تم سے فلاں جرم ہو گیا ہے۔ لیکن وہ معاف کر دیا جائے گا۔ مگر اسے یوں تبدیل کر دیا جائے کہ تم نے فلاں جرم کیا ہے۔ مگر کیا وہ معاف ہو سکتا ہے؟ یعنی معاف نہیں ہو سکتا۔

پیدائش کی کتاب میں تبدیلی

اسی طرح سابقہ بائیبل میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ

"ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین ویران اور سنسان تھی۔ اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی" (پیدائش باب اول)

مگر شکاگو پریس کی بائیبل میں اسکو اسطرح تبدیل کیا گیا ہے۔

"جب خدا نے زمین اور آسمان کو پیدا کرنا شروع کیا۔ تو زمین ویران اور سنسان تھی۔ اور اندھیرا اتھاہ گہرائی پر چھایا ہوا تھا۔ اور تند ہوا پانیوں کی سطح پر جنبش کرتی تھی۔" (اسٹیٹسمین ۸ نومبر)

گویا آسمان کی بجائے آسمان۔ گہراؤ کی بجائے اتھاہ گہرائی اور "خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی" کی بجائے "تند ہوا پانیوں کی سطح پر جنبش کرتی تھی" کے الفاظ کر دیئے گئے ہیں۔

ہندوستانی پادریوں کی مساعی

یہ جدوجہد یورپین ممالک میں بائیبل کی اصلاح و درستی کی ہو رہی ہے، مگر ہندوستانی پادری بھی اس سے غافل نہیں۔ وہ اپنی ضروریات اور اپنی مشکلات کے حل کے لئے خود تحریف میں مصروف ہیں چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا عیسائی اخبار نور افشاں نے ہندوستان کے تمام مشنوں۔ تمام کلیسیاؤں تمام مسیحی انجمنوں تمام مکاتب الہیات۔ تمام ادارہ ہائے اشاعت و تالیف اور ہر مسیحی کو مخاطب کر کے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ "بائیبل سوسائٹی نے کمال دوراندیشی سے نئے ترجمہ کی تھوڑی سی جلدیں اس غرض سے شائع کی ہیں۔ کہ اس ترجمہ پر جو اعتراضات موصول ہوں۔ انکو پیش نظر رکھ کر مناسب تبدیلیاں کر لی جائیں" اور یہ التجا کی تھی کہ "نئے ترجمے کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھیں۔ اور آپ کی نگاہ میں جن مقامات پر اغلاط یا اصلاح طلب الفاظ یا فقرات نظر آئیں۔ فہرست بنا کر فی الفور جناب سکرٹری صاحب برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج دیں" جو کتاب اس طرح انسانی دست برد کی آماجگاہ بن رہی ہو۔ اسے صحیفہ آسمانی کہنا کہاں تک درست ہے۔ یہ ہر سمجھدار انسان خود سمجھ سکتا ہے *

مراسلات

کیا سنسکرت ویدوں کی اصل زبان نہیں؟

بھائی پرمانند جی کا حیرت انگیز انکشاف

ہمارے ہندو بھائی عموماً اور آریہ سماجی خصوصاً آئے دن یہ ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔ کہ سنسکرت پوتر اور ایشوری زبان ہے۔ اور دیگر تمام زبانیں بھی اسی سے نکلی ہیں۔ مگر انہوں نے کبھی اس بات کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اور نہ یہ بتایا۔ کہ قدیم زمانہ میں سنسکرت کس ملک کی زبان تھی۔ یا دنیا کے کس حصہ پر بولی جاتی تھی۔ چونکہ موجودہ وید سنسکرت میں ہیں۔ اس لئے آریوں کا سارا زور سنسکرت کی فضیلت ثابت کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ مگر بھائی پرمانند جی۔ ایم۔ اے نے جنہیں دیوتا سروپ کہا جاتا ہے ویدوں کے متعدد منتروں سے آریوں کے اس بے حقیقت دعویٰ کو بے نقاب کر دیا۔ کہ ویدوں کی اصل زبان سنسکرت ہے بھائی جی کی تحقیق یہ ہے۔ کہ ویدوں پر تین زمانے گزرے ہیں اور ہر زمانے میں ویدوں کی زبان بدلتی رہی ہے اسی سلسلہ میں ایک زمانے میں ویدوں کی زبان سنسکرت بھی ہوئی۔ ان تینوں زمانوں کا ثبوت بھائی پرمانند جی نے ویدوں سے ہی دیا ہے چنانچہ اپنی کتاب "تاریخ پنجاب" کے صفحہ ۵۹ پر رگوید منتر (۶ - ۵ - ۹۱) کا حسب ذیل حوالہ پیش کیا ہے۔

او! اندر تجھے اچنبھے کرنے والا ہے رشی جو ابتدائی زمانہ میں رہتے تھے، تمہارے لئے یگیہ کر کے تمہارے منتر بن گئے۔ درمیان زمانے والوں نے بھی ایسا ہی کیا اور آج کل کے رشیوں نے بھی اس طرح تمہاری دوستی حاصل کی۔ اس لئے او! اندر کرپا کر کے اس منتر کو سنو۔ جو تمہاری پوجا کرنے والا پیش کرتا ہے"

اسی طرح رگوید (۳ - ۲۹) کا یہ حوالہ پیش کیا ہے۔

"بعض رچائیں پرانے بزرگوں سے نئی زبان میں لکھی ہوئی آئی ہیں"

وید کے ان منتروں سے بھائی پرمانند جی نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ ویدوں پر تین زمانے گزرے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں بعض رچائیں بعض بزرگوں نے نئی زبانوں میں لکھی ہیں۔ اور پھر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ

" ویدوں کی پہلی زبان ارکیک (Archaic) تھی۔ بعد میں ویدک سنسکرت ہوئی"

(تاریخ پنجاب صفحہ ۵۹ مولفہ بھائی پرمانند)

گویا بھائی پرمانند جی نے صاف الفاظ میں بتا دیا۔ کہ ویدوں کی پہلی زبان سنسکرت نہیں۔ بلکہ ارکیک تھی۔ اس کے بعد سنسکرت ہوئی۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۸۲ پر لکھتے ہیں "ویدک زبان سنسکرت سے علیحدہ ہے" یعنی ویدوں کی اصلی زبان سنسکرت نہیں۔ بلکہ ارکیک ہے سنسکرت بعد میں ہوئی۔

بھائی پرمانند کی اس تحقیقات نے ویدوں کا رہا سہا دعا بھی مٹا دیا۔ جب وہ اصلی زبان میں ہی موجود نہیں۔ اور سنسکرت ویدوں کی اصل زبان نہیں بلکہ بعد کی اختیار کردہ زبان ہے۔ تو اس سے ایک طرف تو سنسکرت کی فضیلت کے متعلق آریوں کے جس قدر دعوے تھے۔ وہ باطل ہو گئے۔ اور دوسرے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ ویدوں میں اس قدر تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ کہ ان کی اصل زبان ہی دنیا سے مفقود ہو چکی ہے۔ بلکہ اس زبان کے وید بھی نابود ہو چکے ہیں۔ اور اب ویدوں کے نام سے آریوں کے پاس جو کچھ موجود ہے۔ وہ محض نقل ہے نقل مطابق اصل نہیں بلکہ محض نام کی نقل۔ جس میں حسب منشا کمی بیشی کرنے کے اختیارات بہت وسعت کے ساتھ استعمال کئے گئے ہیں۔

(خاکسار حبیب الرحمٰن خان کابلی)

ایک احمدی خاتون کے حالات زندگی

میں اپنی اہلیہ مرحومہ کی زندگی کے چند واقعات نہایت مختصر الفاظ میں لکھتا ہوں۔ تاکہ دوست مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ۱۹۰۶ء میں بیعت کی۔ لیکن مرحومہ کے والدین احمدیت کے سخت مخالف تھے جن کا اثر اس پر بھی تھا۔ میں نے اسے آہستہ آہستہ سمجھانا شروع کیا۔ اور دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر خدا تعالیٰ کے فضل نے دستگیری کی۔ اور حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں بیعت کر لی۔ اس کے والدین نے اگرچہ بتقاضائے محبت خطرناک مخالفت نہ کی لیکن جب پہلے سال میں اس کو قادیان لے جانے لگا۔ تو اس کے والد صاحب نے سخت مخالفت کی۔ دار الامان میں پہنچ کر مرحومہ کو احمدیت پر زیادہ ایمان حاصل ہوا۔ اور آہستہ آہستہ اس کی معرفت زیادہ ہوتی گئی۔ ۱۹۲۰ء میں عاجز کو قادیان مکان بنانے کی توفیق ملی تمام بال بچوں سمیت مرحومہ قادیان رہنے لگی۔ دار الامان میں رہ کر قرآن مجید کا اکثر حصہ ترجمہ کے ساتھ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے حرم محترم سے پڑھا۔ اور قادیان میں میری عدم موجودگی میں درویشانہ زندگی بسر کی۔

چونکہ میری صحت اچھی نہ رہتی تھی۔ اس لئے تمام بال بچوں کو میرے پاس رہنا پڑا۔ اب سال ۱۹۳۱ء کے شروع میں قادیان واپس جانے کی تیاری میں ہی تھے۔ اور ہر ایک چیز باندھی ہوئی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے میری رفیقہ کو اپنے پاس بلا لیا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ ۱۹۲۰ء سے لیکر آج تک قریباً ہر ایک جلسہ سالانہ میں معہ بال بچہ شامل ہوتی رہی۔ قادیان میں لجنہ اماء اللہ کی ممبر تھی۔ اور سلسلہ کی تبلیغ کا بہت جوش رکھتی تھی۔ غیر احمدی اور ہندو عورتوں میں شادی غمی کے موقعہ پر ہمیشہ تبلیغ کا فرض ادا کرتی رہی۔

چونکہ اس نے اپنے زیورات کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اور جن زیورات کی وصیت کی ہوئی تھی۔ وہ سب اس نے ایک ایک کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے دے دیئے تھے اس لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صرف ایک زیور اس کے پاس باقی تھا۔ وہ مجھے دیکر کہا۔ کہ اس کو فروخت کر کے میری وصیت کا حصہ ادا کر دیا جائے۔ چنانچہ قادیان میں ہی وہ زیور فروخت کر کے وصیت ادا کر دی گئی۔ اور رسید اس کے حوالہ کر دی [illegible] روانہ ہو جانا تھا جب جلسہ سالانہ قریب آیا۔ تو میں نے ارادہ کیا۔ ۲۳ دسمبر کو جلسہ پر روانہ ہونا چاہیئے لیکن ۲۱ و ۲۲ دسمبر کو برابر بخار ہوتا رہا۔ آخر ۲۳ کو یہ فیصلہ کیا کہ جلسہ پر نہیں جانا چاہیئے کیونکہ بیماری کے بڑھنے کا خطرہ ہے۔ اور ارادہ ملتوی کر دیا۔ مگر جب میں شام کو گھر آیا۔ تو جلسہ پر روانگی کی خوب تیاری دیکھی۔ مرحومہ چار پائی پر بخار میں پڑی ہوئی تھی۔ مجھے مخاطب کر کے کہا کچھ ہو جائے جلسہ پر ضرور سے چلیں۔ بال بچہ نے بھی اصرار کیا۔ جب میں نے دیکھا۔ کہ سب کا ارادہ قادیان جانے کا ہے تو میں بھی تیار ہو گیا لیکن ایک دن انتظار کرنا مناسب سمجھا۔ تاکہ بخار اتر جائے۔ مگر بخار نہ اترا۔ اور ۲۵ کو تمام اہل و عیال سمیت قادیان شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ لغایت ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء تک جلسہ کے دنوں میں مرحومہ کو کوئی بخار نہ ہوا۔ بلکہ کھو کبھی لاحق نہیں آئی تھی۔ ۳۱ دسمبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو کر حاضر ہوئیں۔ اور واپس جانے کی اجازت حاصل کی۔ آتے ہی بخار ہو گیا اور گھر پہنچنے پر نمونیہ کا حملہ ہوا۔ آخر ۱۰ جنوری کو صبح ساڑھے ۶ بجے کے قریب مرحومہ کی وفات ہو گئی۔

مرحومہ بروز جمعہ قادیان میں مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کی یادگار نصیرہ بیگم عمر ۲۲ سال امۃ الرحمٰن عمر ۱۹ سال اور عبد القادر عمر ۱۲ سال رہ گئے ہیں۔ تمام دوستوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور ہمیں صبر عطا فرمائے۔ (بندہ غلام حیدر احمدی تحصیلدار [illegible] گوجرانوالہ)

وصیتیں

نمبر ۳۴۵۸:۔ میں محمد الدین ولد اللہ دتہ قوم راجپوت پیشہ ملازمت ساکن بھوماں وڈالہ تحصیل و ضلع امرت سر عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶/۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان جس کی قیمت تخمیناً دو صد روپیہ ہے۔ مگر میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۱۵ روپیہ تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ جو مبلغ ۱۲ بنتا ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ تاریخ ۲۰/۲/۱۹۳۲ء۔

العبد: محمد الدین احمدی راجپوت موصی بقلم خود اردو نیس رجسٹرار تحصیل امرت سر۔ گواہ شد:۔ عبد الحق احمدی ولد محمد الدین احمدی۔ گواہ شد:۔ ابراہیم ولد محمد الدین احمدی

نمبر ۳۴۵۹:۔ میں مسماۃ رحیم بی بی زوجہ محمد الدین قوم راجپوت ساکن بھوماں وڈالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع امرت سر عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶/۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ میری جائداد صرف میرا زیور ہے۔ جو کہ تخمیناً مبلغ ۱۰۰ روپیہ قیمت کا ہے۔ اور مبلغ ۵۰ میرا حق مہر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز یہ لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد ...

العبد:۔ مسماۃ رحیم بی بی موصیہ ساکن بھوماں وڈالہ تحصیل و ضلع امرت سر بنشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عبد الحق احمدی ولد محمد الدین احمدی۔ گواہ شد:۔ محمد الدین خاوند موصیہ

نمبر ۳۶۲۱:۔ میں زینب بی بی زوجہ مولوی فضل الدین صاحب قوم گوجر عمر تخمیناً ۵۰ سال تاریخ بیعت اخیر ۱۹۰۲ء ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ دو صد روپیہ حق مہر کا ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری تین گائیں ہیں۔ جن میں سے ایک فروخت ہو گئی ہے۔ اس کی قیمت مبلغ ۳۵/- روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کرنے کا وعدہ کرتی ہوں۔ نیز وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اس امر کی بھی تصریح کر دیتی ہوں۔ کہ اس وقت میرا زیور کوئی نہیں

العبد:۔ زینب بی بی موصیہ مذکور نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ سعد الدین ولد مولوی فضل الدین صاحب سینئر انگلش ٹیچر گورنمنٹ سکول جہلم۔ گواہ شد:۔ فضل الدین خاوند موصیہ۔

نمبر ۳۶۲۲:۔ میں نعمت بی بی زوجہ ماسٹر سعد الدین صاحب قوم گوجر عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ البتہ یکصد روپیہ حق مہر کا ہے۔ اور قریباً یکصد اسی تولہ زیور نقرئی اور قریباً سولہ تولہ زیور طلائی کی مالکہ ہوں۔ میں ان سب کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں چار صد روپیہ مجھے میرے والد کی طرف سے ملا ہوا ہے اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد منقولہ اور غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔

العبد:۔ نعمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ سعد الدین احمدی سینئر انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم کاتب المروف وصیت خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد شفیع اسلم

نمبر ۳۶۲۴:۔ میں طالع بی بی بیوہ میاں چراغ دین صاحب قوم راجپوت کھجی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۰ء ساکن کالا خطائی ڈاکخانہ خاص تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۴ عدد طلائی چوڑیاں وزنی قریباً ۳ تولہ قیمتی تقریباً ۹۰ روپیہ بالیاں طلائی دو عدد وزنی دو تولہ ایک ماشہ قیمتی قریباً ۵۵ روپیہ نقد بدست خود چالیس روپیہ۔ کل میزان ۱۸۸/-

العبد:۔ طالع بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد اکبر زراعت ماسٹر ڈی بی مڈل سکول لدھانوالہ ضلع شیخوپورہ ۲۸/۱۲/۳۱ گواہ شد:۔ محمد حسین سینئیر ماسٹر انجمن الیسر موصیہ ۲۸/۱۲/۳۱

نمبر ۳۴۹۲:۔ میں عزیز النساء بیوہ نعمت اللہ خان مرحوم قوم پٹھان سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵/۵/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان بعمارت پختہ قیمتی تخمیناً دو ہزار روپیہ واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان ضلع گورداسپور کا ۱/۵ حصہ اس کے سوا اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

العبد:۔ عزیز النساء مذکور۔ گواہ شد:۔ ایم غلام محمد ٹیلر قادیان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حشمت اللہ ولد نعمت

نمبر ۳۴۹۱:۔ میں رشیدہ بانو زوجہ حشمت اللہ صاحب قوم پٹھان ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۵/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر تعدادی مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ میرے شوہر حشمت اللہ خان کے ذمہ ہے

العبد:۔ رشیدہ بانو بقلم خود

گواہ شد:۔ حشمت اللہ ولد نعمت خان بقلم

گواہ شد:۔ ایم غلام محمد ٹیلر ماسٹر قادیان

مشین بادام روغن (نیو ماڈل امپروڈ)

فہرست مفت طلب فرمائیے

ہماری مشین بادام روغن پائداری ۔خوبصورتی ۔ اور کارآمد ہونے میں یکتا و لاجواب ہے ۔ ایک دفعہ کی خریدی ہوئی عمر بھر کے لئے کافی ہو علاوہ بادام روغن کے ناریل ۔ کدو ۔ تربوز ۔ ککڑی ۔ خشخاش ۔ سرسوں السی اور دیگر ہر قسم کے روغن مصفیٰ اور زیادہ مقدار میں نکالے جاسکتے ہیں ۔ فریم ہینڈل ۔ گنڈ پیچ ۔ مضبوط لوہے کا سوراخدار سلنڈر پیتل کا لگایا گیا ہے ۔ سوراخ سلنڈر ۱۹۰ عدد ۔ قیمت صرف بیس روپے ۔ قیمت مشین فورد معہ سلنڈر آہنی صرف ... اصلی و اعلیٰ مال کے لئے ...

ایم ۔ اے ۔ رشید ۔ اینڈ سنز ۔ انجینیرز بٹالہ (پنجاب)

سر کی سلکی لنگیاں

میں نے خدا کے فضل و کرم سے یہاں کارخانہ لنگی شروع کیا ہے جس میں سوت اور سلک استعمال کیا جاتا ہے پہننے میں بوجھل نہیں ہیں ۔ عمدہ اور مضبوط ہیں ۔ یہاں کے بزرگ احباب خرید رہے ہیں ۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا احباب کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے سر کی لنگیاں خریدیں آرڈر کی فوراً انشاء اللہ تعمیل ہوگی ۔ قیمت حسب ذیل ہے ۔ ۷ گز قیمت ... ۸ گز قیمت ... ۵ گز قیمت ... ۴ گز قیمت ... ۳ گز قیمت ... بیو پاریوں کو ... کمیشن دیا جائیگا ۔ المشتہر:- کریم بخش ٹھیکہ دار محلہ دارالرحمت قادیان

آپ کے انگلش ٹیچر کو پڑھتے ہوئے انگریزی خود بخود آجاتی ہے

دیکھئے جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی ٹرینگ کلاس کیا فرماتے ہیں ۔

واقعی جدید انگلش ٹیچر ایک نایاب کتاب ہے ۔ کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت بھی ارزاں ہے ۔ آپ نے دریا کو ایسے دلچسپ طریقے سے کوزہ میں بند کیا ہے ۔ کہ اس کو پڑھتے ہوئے دل بالکل نہیں گھبراتا ۔ جب اس کو پڑھتے جیئے انگریزی خود بخود آجاتی ہے ۔ تو اس کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ۔ جس کی بھی نظر سے جدید انگلش ٹیچر گذرا ۔ اس کے منہ سے سبحان اللہ نکل گیا ۔ میرے خیال میں ایسی آسان اور فصیح انگلش ٹیچر آج تک شائع نہیں ہوئی ۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک ۔ اگر لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے ۔ تو کل قیمت واپس منگوائیں ۔

قمر برادرز (الف) شملہ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اٹھرا کیا ہے ؟

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں ۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں ۔ یا حمل گر جاتا ہو ۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں ۔ اس مرض کے لئے سیدنا حضرت نورالدین اعظم شاہی طبیب کی ایجاد کردہ معمول اور ہزارہا لوگوں کی مجرب و آزمودہ گذشتہ نصف صدی سے زیر استعمال ہے

محافظ اٹھرا گولیاں

اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ۔ ان سے ہزارہا اجڑے ہوئے گھر آباد بے چراغ گھر روشن اور صدمہ خوردہ دکھی اور مایوس دل تسکین اور ڈھارس حاصل کر چکے ہیں ۔ ان اکسیر صفت مقبول و تیربہدف گولیوں کے استعمال سے بچہ خوبصورت ۔ ذہین ۔ تندرست اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا عمر طبعی کو پہنچنے والا اور صحیح و سلامت پیدا ہوگا ۔ یہ گولیاں کیا ہیں قدرت خدا کا زندہ کرشمہ ہیں ۔ آزمائش شرط ہے مشک آنست کہ خود ببوید قیمت فی تولہ ... مکمل خوراک دگیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ کم علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا ۔ استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

وصیتیں

نمبر ۳۶۰۲ ۔ میں فتح دین ولد ابراہیم صاحب قوم مغل پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۲۴ دسمبر ۱۹۲۲ء ساکن تلونڈی خورد تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲/۱ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۔ ۲۶/۱ روپے ماہوار ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی نقط المرقوم ۔ العبد:۔ فتح دین کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان گواہ شد:۔ کمال الدین احمدی ٹھیکیدار بمقام ملا ڈاکخانہ خاص تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ ۔ گواہ شد:۔ نصراللہ خاں اوورسیر قادیان محلہ دارالفضل

نمبر ۳۵۴۷ ۔ میں برکت علی ولد نظام الدین عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۲ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے ۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے ۔ جو اس وقت مبلغ آٹھ روپیہ ماہوار ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو ۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ نقط المرقوم ۱۱/۳۲ ۔ العبد:۔ برکت علی مذکور بقلم خود ۔ گواہ شد:۔ کرم داد خان انسپکٹر وصایا قادیان ۔ گواہ شد:۔ اللہ دتہ حیدری دفتر محاسب ساکن بھینی بانگر ۔ پٹہ

نمبر ۳۳۰۹ ۔ میں شیخ غلام مرتضیٰ ولد شیخ محمد بخش صاحب قوم شیخ پیشہ زمیندارہ عمر ۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن وڈالہ بانگر ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گورداسپور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت دس گھماؤں زرعی اراضی واقع موضع میر کمانہ میراں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور متصل وڈالہ بانگر ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ نیز میری وفات پر کوئی اور جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی جس قدر زر نقد میں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

صوبہ سرحد کی بیلی کونسل کا جو اجلاس ۱۸ مئی کو ایبٹ آباد میں منعقد ہو نیوالا ہے اس میں پیش کرنے کے لئے کئی ایک قراردادوں کے نوٹس دیئے جا چکے ہیں مثلاً ہنگامی قوانین کی تنسیخ سیاسی اسیروں کی رہائی جرمانوں و ضبط شدہ جائدادوں کی واپسی مالیہ اور آبیانہ میں پچاس فیصدی تخفیف۔ اور سرحد میں آنریری مجسٹریٹوں اور آنریری سب ججوں کے عہدہ کی تنسیخ وغیرہ وغیرہ۔

خالصہ دیوان پشاور نے ایک قرارداد پاس کر کے صوبہ سرحد میں سکھوں کے لئے بارہ فیصدی حقوق کا مطالبہ کیا ہے حالانکہ ان کی آبادی ایک فی صدی سے بھی کم ہے۔ کیا منصفانہ اور معقول مطالبہ ہے۔

کانگرس کے سالانہ اجلاس دہلی کو ناکام رکھنے کے لئے حکومت دہلی نے جو کوشش کی۔ اس پر اظہار خوشنودی کے لئے حکومت ہند نے اسے ایک مکتوب لکھا ہے۔ جس میں اس کی سرگرمیوں کی تعریف کی ہے۔

شیخوپورہ سے ملحقہ ایک گاؤں کی ایک نوجوان عورت یکم مئی کو گاؤں سے باہر ایک جوہڑ پر کپڑے دھو رہی تھی اور اس کے دو توام بچے قریب سوئے پڑے تھے۔ چار پانچ بدمعاش زبردستی عورت کو اٹھا کر لے گئے۔ اور بچے بیچارے بھوک اور پیاس کی شدت سے وہیں بلک بلک کر مر گئے۔

کانگرس کے دو رضاکار ۲ مئی کو مرزا عزیز احمد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لاہور کی عدالت میں پکٹنگ آرڈی ننس کی خلاف ورزی کے الزام میں پیش ہوئے۔ ایک نے کہا۔ کہ میں بے روزگاری سے تنگ آ کر لاہور آیا تھا۔ کہ ایک کانگرسی ہندو نے مجھے دس روپیہ ماہوار پر یہ کام سپرد کر دیا۔ وگرنہ میں کچھ نہیں جانتا مجھے معاف کیا جائے۔ دوسرے نے بھی معافی مانگی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کانگرسی ایجنٹ کس طرح فریب کاری سے کانگرس کی مردہ لاش کو سہارا دے رہے ہیں۔

سر رابندرا ناتھ ٹیگور ان دنوں ایران کی سیاحت کر رہے ہیں۔ ۳۰ اپریل کو آپ پایہ تخت طہران میں پہنچے جہاں حکام نے سرکاری حیثیت سے اور عوام الناس نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ ہر جگہ آپ کی آؤ بھگت ہو رہی ہے۔ جو مسلمانوں کی مہمان نوازی اور علم دوستی کی دلیل ہے۔

وزیر ہند نے حال میں ہندوستان کے متعلق جو تقریر پارلیمنٹ میں کی ہے۔ اس پر پنڈت مالویہ نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ بین الاقوامی شہرت رکھنے والے تین اشخاص کا ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو تحقیقات کرے کہ ہندوستان میں سخت اور متشددانہ ذرائع رائج ہیں یا نہیں۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ جدید دستور اساسی کے مرتب کرنے میں اس وقت تک تعاون نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک وہ اسی ہزار اشخاص رہا نہ کئے جائیں۔ جو کانگرسی تحریک کے سلسلہ میں جیلوں میں بند ہیں۔

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ساڑھے چھ کروڑ بالغ مردوں میں سے تین کروڑ کو حق رائے دہی مل جائیگا۔ عورتیں بھی اس تعداد میں شامل ہیں۔ جن میں سے ساٹھ لاکھ کو یہ حق ملیگا۔ اچھوتوں کے لئے حق رائے دہی کا معیار خاص طور پر کم کر دیا گیا ہے۔ لیکن لارڈ لوتھین نے ۳ مئی کو ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمایندہ سے بیان کیا۔ کہ قیاس آرائیاں زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں رپورٹ کی وسعت بہت زیادہ ہے اور قبل از اشاعت اندازہ نامکمل اور گمراہ کن ہوگا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک گاؤں کے ایک کھیت میں سے ایک خزانہ برآمد ہوا ہے جس میں تانبے اور سیسے کے بنے ہوئے رام اور سیتا کے بت ہیں۔ اسی طرح ایک اور گاؤں سے سونے کے رومن سکے اور بعض جواہرات برآمد ہوئے ہیں۔

انگلستان کی لیبر پارٹی نے یہ بیان شائع کیا ہے کہ اس وقت تمام دنیا تنگدستی اور افلاس کے مصائب میں مبتلا ہے لوگ بھوکوں مر رہے ہیں اور وجہ یہ ہے کہ انگلستان۔ امریکہ اور فرانس نے بے شمار سونا جمع کر رکھا ہے۔ اگر یہ حکومتیں سونا جمع نہ کرتیں تو یہ حالت نہ ہوتی۔ تینوں حکومتوں کے خزانوں میں ۱۲ ارب ڈالر کی مالیت کا سونا ہے۔

وزیر ہند نے ۲ مئی کو پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ۲۳ مئی کو ہوگا۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان فارسی کا پرچہ چونکہ کورس سے باہر سے آیا تھا۔ اس لئے اس کا دوبارہ امتحان ۸ مئی بروز اتوار رکھا گیا۔ اس پر عیسائیوں نے سخت پروٹسٹ کیا۔ اب تاریخ بدل کر ۹ مئی کر دی گئی ہے۔

محکمہ تعلیم پنجاب نے ہندوؤں کی ایجی ٹیشن کے سامنے جھک کر ایک پرانے قاعدہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور تمام سرکاری سکولوں میں پانچویں جماعت سے ہندی پڑھائے جانے کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔

فسادات سکندرآباد کے قریباً ستر مسلمان ملزمین کو سماعت کنندہ یورپین مجسٹریٹ نے بری کر دیا تھا۔ لیکن ہندو افسر اسے کب گوارا کر سکتے تھے سیشن جج نے دوبارہ سماعت کا حکم دیدیا۔ اور لالہ نند رام سابق سٹی مجسٹریٹ لاہور دوبارہ سماعت کے لئے ملتان پہونچ گئے ہیں۔

انڈیمان کے دس قیدی جو نروانا کے سٹیشن سے کچھ بندوقیں لیکر فرار ہو گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ۷ اس وقت تک گرفتار ہو چکے ہیں۔

ٹھاکر کرتار سنگھ کے ریٹائر ہونے کی وجہ سے مہاراجہ بہادر نے ٹھاکر علی سنگھ کو گورنر کشمیر مقرر کیا ہے۔

حاجیوں کی مشکلات کی تحقیقات کے لئے تین سال ہوئے حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس نے ۱۹۳۰ء کے شروع میں اپنی رپورٹ پیش کی اس کی بنا پر حکومت نے کئی ایک قوانین کے مسودات مرتب کر کے اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں پیش کئے تھے۔ اور فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ان کے متعلق رائے عامہ معلوم کی جائے۔ چنانچہ اب یہ مسودات استصواب رائے عامہ کے لئے شائع کر دیئے گئے ہیں۔

پنجاب میونسپل بل میں ترمیم کا جو مسودہ بے ضابطگیوں کی وجہ سے کونسل کے گذشتہ اجلاس میں پیش نہ ہو سکا تھا معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر بلدیات نے اسے دوبارہ پیش کرنے کی اجازت گورنر سے حاصل کر لی ہے۔ اور اب ۹ مئی کو پھر کونسل میں پیش ہوگا۔

کشمیر اور پنجاب کے مابین سلسلہ ٹیلیفون قائم کرنے کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ عملی انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔

ریاست جموں و کشمیر کے ضابطہ تعزیرات میں ایک نئی دفعہ کے اضافہ کا اعلان کیا گیا ہے جس کے رو سے ہر وہ شخص جو تحریراً۔ تقریراً۔ یا مرئی نشانات کے ذریعہ مہاراجہ بہادر کی رعایا کے کسی حصہ کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچائیگا دو سال قید یا سزائے جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

کپتان ہبرٹ آئی۔ ایم۔ ایس لاہور چھاؤنی پر قاتلانہ حملہ کے سلسلہ میں دو فوجی گوروں کو گرفتار کیا گیا ہے امید کی جاتی ہے۔ کپتان موصوف صحت یاب ہو جائیں گے۔ مگر آپ کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی